زکوۃ کے شرعی مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1-قرآن وحدیث کی روشنی میں زکوٰۃ کے فضائل:

(١) {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ} (البقرۃ:277)

ترجمہ: بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ نیک کام کرتے ہیں، نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کا اجران کے رب کے پاس ہے، ان پر نہ تو کوئی خوف ہے، نہ اداسی اور غم۔

(2) نبی پاک ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ان کو بتاؤ کہ اللہ پاک نے ان کے مالوں میں زکاۃ فرض کی ہے، مالداروں سے لے کر فقرا کو دی جائے۔ (سنن الترمذی، حدیث نمبر 625)

(3) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، ان میں سے ایک زکوۃ ہے۔ (صحیح بخاری، 1/13)

قرآن وحدیث کی روشنی میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے متعلق وعیدیں:

(١) {وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (٣٤) يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ} (التوبہ:٣٥)

ترجمہ: اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے، جس دن اس خزانے کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لئے خزانہ بنا کر رکھا تھا۔ پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔

(2) رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جس کو اللہ تعالی نے مال دیا ہو اور اس شخص نے اس کی زکوۃ ادا نہ کی ہو تو قیامت کے روز زکوۃ ادا نہ

کرنے والوں کا مال و دولت گنجا سانپ (یعنی انتہائی زہریلا) بنا کر ان پر مسلط کر دیا جائے گا، جو انہیں مسلسل ڈستا رہے گا اور کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث 1403)

(3) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: { مَاتَلفَ مَالٌ فِی بَرٍ وَ لاَ بَحرٍ اِلّا بِحَبسِ الزکوۃ. }

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خشکی اور تری میں جو مال تلف (ہلاک) ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے ہی سے تلف (ہلاک) ہوتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، 15/2)

(2) زکوۃ کی لغوی و اصطلاحی تعریف۔

لغوی تعریف: عربی زبان میں "لفظِ زکوۃ" پاکیزگی، بڑھوتری اور برکت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

شریعت کی اصطلاح: میں زکوۃ مال کے اس حصہ کو کہا جاتا ہے، جس کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا انسان پر فرض کیا گیا ہے، یعنی اپنے مال میں سے شریعت کی جانب سے مقرر کردہ ایک خاص مقدار کا کسی مسلمان فقیر و غریب غیر سید کو خالص اللہ کی رضا کے لیے بلا عوض مالک بنا دینا۔ (شامی، 2/257-258، ط سعید)

(3) زکوۃ کا نصاب:

اگر کسی کے پاس صرف سونا ہو تو ساڑھے سات تولہ سونا، اور صرف چاندی ہو تو ساڑھے باون تولہ چاندی، یا دونوں میں سے کسی ایک کی مالیت کے برابر نقدی یا سامانِ تجارت ہو، یا یہ سب ملا کر یا ان میں سے بعض ملا کر مجموعی مالیت چاندی کے نصاب کے برابر بنتی ہو تو ایسے شخص پر سال پورا ہونے پر ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (بدائع الصنائع، 2/16-18)

(4) کیا انکم ٹیکس دینے سے زکوۃ ادا ہو جاتی ہے؟

انکم ٹیکس ادا کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی، بلکہ کسی مستحقِ زکوۃ کو بلا کسی عوض ڈھائی فیصد کے حساب سے رقم ادا کرنے سے زکوۃ ادا ہو گی۔ (شامی، 2/257-258، ط سعید)

(5) جی پی فنڈ پر زکوۃ کا حکم۔

اگر جنرل پراویڈنٹ فنڈ کی کٹوتی جبری ہے، تو جب تک فنڈ کی رقم ملازم کو وصول نہ ہو جائے، اس وقت تک اس پر زکوۃ واجب نہیں ہو گی اور

رقم وصول ہونے کے بعد بھی گذشتہ سالوں کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی، ایسی رقم پر زکوۃ کا وجوب اس وقت سے شروع ہوتا ہے، جس وقت سے وہ رقم وصول ہوئی ہے، البتہ جو جی پی فنڈ جبری نہ ہو، بلکہ ملازم نے اپنے اختیار سے اس کے لیے رقم کٹوائی ہو، تو اس معاملے میں احتیاط اسی میں ہے کہ رقم وصول ہونے پر گذشتہ سالوں کی بھی زکوۃ ادا کردی جائے۔(الہندیہ، 175/1ط رشیدیہ)

(6) کار، بس، رکشہ اور ٹیکسی پر زکوۃ۔

اگر ذکر کردہ سواریاں ذاتی استعمال کے لیے ہوں، تو ان پر زکوۃ نہیں ہے، اور اگر کرایہ پر دی گئی ہوں، تو اس صورت میں اگر ان سے حاصل ہونے والی آمدنی سال کے آخر تک موجود رہے اور وہ تنہا یا دوسرے اموال کے ساتھ مل کر نصاب کے برابر ہو تو اس پر ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہے، اور اگر کرایہ کی رقم سال کے آخر تک نہیں بچتی، بلکہ خرچ ہو جاتی ہے، تو اس صورت میں اس رقم پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

(الھندیہ، 172/1)

(7) فیکٹری کی مشینری پر زکوۃ۔

فیکٹری کی مشینری پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی، البتہ اس مشینری سے حاصل ہونے والی آمدنی اگر سال کے آخر میں بچی ہوئی ہو اور تنہا یا دوسرے نصاب کے ساتھ مل کر نصاب تک پہنچتی ہو تو اس پر زکوۃ واجب ہوگی۔(شامی، 262/2، ط سعید)

(8) تجارتی مال کی زکوۃ میں قیمتِ خرید کا اعتبار ہوگا یا قیمتِ فروخت کا؟

تجارتی مال کی زکوۃ قیمتِ فروخت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی۔(ھندیۃ، 179/1، ط رشیدیہ)

(9) کونسے زیورات میں زکوۃ واجب ہوتی ہے؟

زیورات استعمال میں ہوں یا ویسے ہی رکھے ہوں، ہر صورت میں اگر نصاب کے برابر ہوں اور ان پر سال گذر جائے تو ان پر زکوۃ واجب ہوگی۔(الجوہرۃ النیرۃ، ص 157، میر محمد)

(10) کیا بینک والوں کے زکوۃ کاٹنے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی؟

بینک والے اگر اپنے صارفین کی اجازت سے ان کی جمع شدہ رقم میں سے زکوۃ کاٹ کر مستحقینِ زکوۃ تک پہنچا دیتے ہوں، تو بینک والوں کا صارفین کی طرف سے وکیل بن کر ان کی طرف سے زکوۃ ادا کرنے کی وجہ سے زکوۃ ادا ہو جائے گی، البتہ اگر کوئی صارف مطمئن نہ ہو، تو وہ

بینک والوں کوزکوۃ کی رقم کاٹنے سے منع کردے،اوران کوایک حلف نامی (Affiidavit) لکھ کردیدے،توبینک والے اس کی زکوۃ نہیں کاٹیں گے۔(البدائع الصنائع،53/2)

(11)کیارفاہی ادارے زکوۃ وصول کرکے کسی بھی مریض پر خرچ کرسکتے ہیں؟

واضح رہے کہ زکوۃ کی رقم کو مستحقینِ زکوۃ کی ملکیت میں دیناضروری ہے،جب تک مستحقین کی ملکیت میں رقم دے کران کو بااختیارنہ بنادیا جائے،اس وقت تک زکوۃ ادانہیں ہوگی،لہذافلاحی اداروں کے لئے لازم ہے کہ وہ رقم کی حیثیت لازمی طورپر معلوم کرلیں،اگرزکوۃ کی رقم ہے تواس کوکسی مستحق کی ملکیت میں دیناضروری ہے،اس کورفاہی کاموں میں براہ راست استعمال کرناجائزنہیں ہے،اوراگرنفلی صدقہ ہے تو بلاتملیک اس کورفاہی کاموں اورعلاج ومعالجہ وغیرہ تمام امورمیں استعمال کرناجائزہے۔زکوۃ کی رقم سے کوئی سامان خریدکرکسی مستحق کی ملکیت میں دینابھی درست ہے،مگرایسی چیزخریدناجائزنہیں،جوکسی ایک مستحق کی ملکیت میں نہ آئے،لہذاایمبولینس کی گاڑی وغیرہ زکوۃ کی رقم سے خریدناجائزنہیں ہے۔(سورۃالتوبۃ،الایۃ60)(قاضی خان،128/1)

(12)رفاہی اداروں اوراسپتالوں میں زکوۃ دینا۔

اگررفاہی ادارے اوراسپتال والے زکوۃ کی رقم کوصرف مسلمان فقیروغریب مستحق لوگوں میں صرف کرتے ہوں یاان کودوادیتے ہوں،تو ان کوزکوۃ دیناجائزہے۔اوراگریہ لوگ زکوۃ کی رقم مستحق اورغیرمستحق دونوں کودیتے ہوں یاملازمین کی تنخواہ اوربل وغیرہ زکوۃ سے ادا کرتے ہوں توایسے رفاہی اداروں اوراسپتالوں کوزکوۃ دینے سے زکوۃ ادانہیں ہوگی۔(شامی،256/2،ط سعید)(قاضی خان،128/1)

(13)نابالغ کوزکوۃ دینا۔

اگرنابالغ بچہ کاباپ مالدارہے تونابالغ بچہ کوزکوۃ دینادرست نہیں ہے،اوراگرباپ زکوۃ کامستحق ہے،توایسانابالغ بچہ جوسمجھ دارہواورمال کی پہچان رکھتاہو،اس کوزکوۃ دے سکتے ہیں۔(التاتارخانیہ،272/2،ط:ادارۃالقرآن)(شامی،کتاب الزکوۃ،مطلب فی الحوائج الاصلیۃ،348/2،ط سعید)

(14)زکوۃ کی رقم سے دسترخوان پربٹھاکرکھاناکھلانے کاحکم۔

واضح رہے کہ زکوۃ کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ زکوۃ کی رقم مستحق کوتملیکا(مالک بناکر)دی جائے،تاکہ وہ اس میں اپنی مرضی سے تصرف کرسکے۔چونکہ دسترخوان پربٹھاکرکھاناکھلانے کی صورت میں کھاناان کے سامنے رکھ دیاجاتاہے،تاکہ وہ حسب طلب کھالیں،باقی بچا

ہوا کھانا انھیں اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہوتی ہے، جسے عربی میں "اباحت" کہتے ہیں، اس لیے اس صورت میں "تملیک" نہ پائے جانے کی وجہ سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی ہے۔ نیز اس صورت میں مستحق افراد کی تعیین کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ البتہ اگر مستحق زکوۃ کو کھانے کے پیکٹ وغیرہ بنا کر اس طرح ان کے حوالے کر دیے جائیں کہ وہ چاہیں تو ابھی کھالیں یا اپنے ساتھ لے جائیں، اس صورت میں زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ (البحر الرائق، کتاب الزکوۃ، 201/2، ط سعید)

(15) سید شخص کی غیر سید بیوی کو زکوۃ دینے کا حکم۔

سید شخص کی بیوی اگر غیر سید ہو اور مستحقِ زکوۃ بھی ہو تو اسے زکوۃ دینا جائز ہے، زکوۃ کی رقم وصول کرنے کے بعد وہ اس رقم کی مالک ہو گی، چنانچہ وہ اپنے اختیار سے اس رقم کو شوہر و بچوں کی دیگر ضروریات میں بھی خرچ کر سکتی ہے۔ (البحر الرائق، کتاب الزکوۃ، 201/2، ط سعید)

(16) کیا میاں بیوی ایک دوسرے کو زکوۃ دے سکتے ہیں؟

میاں بیوی کے منافع چونکہ مشترک ہوتے ہیں، اس لیے میاں بیوی ایک دوسرے کو زکوۃ نہیں دے سکتے۔ (ھندیہ، 189/1، ط رشیدیہ)

(17) کیا اپنے اصول (دادا، دادی، نانا، نانی) و فروع (اولاد، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی، وغیرہ) کو زکوۃ دے سکتے ہیں؟

زکوۃ اپنے اصول یعنی دادا، دادی، نانا، نانی، یا اپنی فروع یعنی اپنی اولاد، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی کو نہیں دے سکتے۔ (الھدایہ، 223/1، ط رحمانیہ)

(18) بہن بھائی کو زکوۃ دینے کا حکم۔

اگر کسی کا بھائی یا بہن مستحقِ زکوۃ ہو، تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے، بشر طیکہ اس بھائی یا بہن کے کھانے پینے کے اخراجات زکوۃ دینے والے بھائی کے ساتھ مشترک نہ ہوں، اور اگر کھانے پینے کے اخراجات مشترک ہوں تو پھر زکوۃ دینا جائز نہیں ہو گا۔ (بدائع الصنائع، 50/2، ط سعید)

(19) پلاٹ، مکان اور دوکان پر زکوۃ۔

جو زمین یا گھر رہائش یا کرایہ پر دینے کی نیت سے خریدا گیا ہو، اس پر شرعاً زکوۃ لازم نہیں ہوتی، اور اگر دوکان اس غرض سے خریدی گئی ہو کہ اس میں کاروبار کیا جائے گا تو اس دوکان پر بھی زکوۃ واجب نہیں ہو گی، اسی طرح پراپرٹی خریدتے وقت اگر کوئی نیت نہیں کی ہو (کہ اس کو بیچنا ہے یا رہائش اختیار کرنی ہے) تو اس پر بھی زکوۃ نہیں ہے۔ البتہ جو پراپرٹی تجارت کی نیت سے لی گئی ہو، کہ اس کو فروخت کر کے نفع کمایا جائے گا تو

ایسی تمام جائیدادوں پر ہر سال ان کی موجودہ قیمت (ویلیو) کا حساب لگا کر اس کا ڈھائی فیصد بطورِ زکوۃ ادا کرنا شرعاً لازم ہوگا۔
(شامی، 265/262-2، ط سعید)

(20) کرایہ پر دیے ہوئے مکان اور دوکان پر زکوۃ۔

کرایہ پر دی ہوئی دوکان یا مکان کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، البتہ حاصل شدہ کرایہ اگر نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے اور اس پر سال بھی گذر جائے تو اس صورت میں اس کرایہ پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ، ط دار الفکر بیروت)

(21) قرض دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ۔

اگر رقم قرض کے طور پر کسی کو دی ہوئی ہے، تو زکوۃ کی ادائیگی قرض دینے والے پر لازم ہے نہ کہ قرض لینے والے پر، البتہ زکوۃ کا ادا کرنا قرض وصول ہونے کے بعد لازم ہوگا، اور اگر قرض وصول ہونے سے پہلے زکوۃ ادا کر دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، وصول ہونے کے بعد گذشتہ ادا کردہ زکوٰۃ دوبارہ دینا لازم نہیں ہوگی۔ (شامی، 11/2، ط سعید)

(22) ایسے قرضے کی زکوٰۃ کا حکم جس کی وصولیابی کی امید نہ ہو۔

واضح رہے کہ جس قرضے کی وصولیابی کی امید بالکل ختم ہوگئی ہو (جس کو عرف عام میں Dead amaount کہا جاتا ہے) اس رقم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ البتہ کبھی آئندہ وہ رقم وصول ہو جائے، تو صرف اس سال کی زکوٰۃ دینی ہوگی جس سال وہ رقم ملی ہے۔ ہاں! اگر وصول یابی میں بالکل مایوسی نہ ہوئی ہو، بلکہ دونوں احتمالات ہوں کہ ملے یا نہ ملے، تو اس کی زکوٰۃ رقم کے وصول ہونے تک مؤخر کر سکتے ہیں اور اس صورت میں رقم وصول ہونے پر پچھلے سالوں کی زکوٰۃ بھی ادا کرنی ہوگی۔ (بدائع الصنائع، 9/2)

(23) قرض دی ہوئی رقم زکاۃ کی مد میں معاف کرنے سے کیا زکاۃ ادا ہو جائے گی؟

اگر کوئی آدمی قرض لی ہوئی رقم واپس نہیں کر پا رہا ہو، اور واپسی کی امید بھی نہیں ہو، اب اگر قرض دینے والا قرض دی ہوئی رقم کو زکوۃ کی نیت کر کے چھوڑ دے، تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ زکوۃ کی ادائیگی کے وقت یا زکوۃ میں دیے جانے والے مال کو جدا کرتے وقت زکوۃ کی نیت کرنا ضروری ہے۔ البتہ قرض کی رقم کو زکوۃ میں شمار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قرض دینے والا زکوۃ کی رقم مقروض کو پورے اختیار کے ساتھ قبضہ دے کر مالک بنا دے، پھر اس سے مطالبہ کرلے کہ میرے قرض کی رقم مجھے واپس کردو، چنانچہ اگر وہ مالک بن کر اپنی خوشی ورضا اور رغبت سے قرض کی رقم کو واپس کردے تو اس طرح قرض بھی وصول ہو جائے گا اور زکوۃ بھی ادا ہو جائے گی۔ (شامی، ج1، ص269-270، ط سعید) (الھندیہ،

179/1،ط رشیدیہ)

(24) قسطوں پر لی ہوئی چیز کی بقیہ قسطوں پر زکوۃ۔

قسطوں کا قرضہ دین مؤجل ہے اور دین مؤجل زکوۃ واجب ہونے سے مانع نہیں ہے، لھذا اس سلسلہ میں ایک سال کی ادا طلب قسطوں کی رقم منہا کی جائے گی، اس کے بعد بقیہ رقم اگر نصاب کے بقدر تنہا یا دوسرے مال کے ساتھ مل کر پہنچتی ہو، تو اس پر زکوۃ واجب ہوگی۔ (شامی، کتاب الزکوۃ، 261/2،ط سعید)

(25) شادی کے لیے جمع شدہ رقم اور زیورات پر زکوۃ کا حکم۔

شادی کی غرض سے اگر رقم، سونا یا چاندی جمع کیے جائیں تو اس میں بھی زکوۃ واجب ہوگی، البتہ اگر والدین اولاد کو اس مال کا مالک بنا کر واقعی ان کو قبضہ دے دیں، پھر خود اس میں مالکانہ تصرف نہ کریں، تو والدین پر اس مال کی زکوۃ لازم نہیں ہوگی۔ اس صورت میں اگر اولاد نابالغ ہو تو ان پر بھی زیورات وغیرہ کی زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔ ہاں! اگر وہ بالغ ہوں اور ان کی ملکیت میں جو مال ہے، وہ نصاب کو بھی پہنچ جائے، یعنی ان کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے بقدر سونا یا کیش یا مالِ تجارت ہو تو ایسی صورت میں اولاد پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہوگا، ورنہ نہیں۔ (شامی، 691/5-690،ط سعید)

(26) بیوی کے زیورات کی زکوۃ کس پر واجب ہوگی؟

بیوی کے زیورات کی زکوۃ شرعاً بیوی پر واجب ہے، اور اس کی ادائیگی بھی بیوی کے ذمہ ہے، شوہر کے ذمہ اس کی ادائیگی شرعاً نہیں ہے، ہاں! اگر بیوی کے کہنے پر شوہر اس کی طرف سے زکوۃ ادا کرے تو زکوۃ ادا ہو جائے گی اور بیوی پر شوہر کا بڑا احسان ہوگا۔ البتہ اگر شوہر اس کی طرف سے ادا نہ کرے یا ادا کرنا چاہتا ہو، مگر اس کے پاس گنجائش نہ ہو تو بیوی پر خود زکوۃ ادا کرنا لازم ہے، خواہ نقدی زکوۃ میں دے یا زیور کا کچھ حصہ بیچ کر زکوۃ ادا کرے، بہر حال بیوی پر ادائیگی لازم ہے۔ (خلاصۃ الفتاوی، کتاب الزکوۃ، 235/1،ط رشیدیہ)

(27) زکوۃ کی رقم دوسرے شہر بھجوانا۔

زکوۃ کی رقم میں بہتر یہ ہے کہ جہاں آدمی رہ رہا ہو، وہیں کے محتاجوں کو دی جائے، دوسری جگہ منتقلی کو فقہاء نے مکروہ لکھا ہے، البتہ زکوۃ پھر بھی ادا ہو جائیگی، لیکن اگر دوسری جگہ کے مسلمان زیادہ مستحق ہوں یا زکوۃ دینے والے کے مستحق رشتہ دار دوسری جگہ ہوں تو پھر مکروہ نہیں ہے، بلکہ اس صورت میں افضل یہ ہے کہ ان کو دی جائے جو زیادہ مستحق ہوں۔ (البحر الرائق، 250/2،ط سعید)

(28)پرائز بانڈ پر زکوۃ۔

پرائز بانڈ کی اصل قیمت یعنی قیمتِ خرید پر زکوۃ واجب ہے، قرعہ اندازی میں نام نکلنے کی صورت میں جو زائد رقم ملتی ہے، وہ لینا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے وہ رقم لے لی تو اس پر زکوۃ واجب نہیں، بلکہ اس رقم کو جہاں سے لیا ہے، اگر وہاں واپس کرنا ممکن ہو، تو وہاں واپس کر دینا ضروری ہے اور اگر واپس کرنا ناممکن ہو، تو منافع کی تمام رقم کو ثواب کی نیت کے بغیر فقیروں پر صدقہ کرنا لازم ہے۔(شامی،291/2ط سعید)(شامی،99/5ط سعید)

(29)فقیر سمجھ کر زکوۃ دیدی، لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مالدار ہے۔

اگر کسی آدمی کو فقیر اور مستحق سمجھ کر زکوۃ دیدی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ زکوۃ کا مستحق نہیں تھا، بلکہ مالدار تھا تو دینے والے کی زکوۃ ادا ہو گئی، زکوۃ دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(شامی،353/2،ط سعید)

(30)مالک کو اطلاع دیئے بغیر زکوۃ دیدی۔

جس آدمی پر زکوۃ واجب تھی، اگر اس کے گھر کے افراد نے زکوۃ کی نیت سے کسی مستحق آدمی کو رقم دیدی تو اس کی دو صورتیں ہیں، اگر مذکورہ صاحبِ نصاب آدمی نے پہلے سے اپنے گھر کے لوگوں کو زکوۃ ادا کرنے کی اجازت دیدی تھی تو اس صورت میں گھر کے لوگوں نے زکوۃ کی نیت سے جو رقم دی ہے، وہ زکوۃ میں ادا ہو جائے گی۔(التاتارخانیہ،284/2)

اور اگر مذکورہ آدمی نے پہلے سے گھر والوں کو زکوۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں دی تھی، اور گھر کے لوگوں نے زکوۃ کی نیت سے فقیر کو رقم دیدی، اور وہ رقم اب تک اس فقیر کے پاس موجود ہے، اس نے خرچ نہیں کی ہے اور مالک نے زکوۃ کی نیت کر لی تو نیت صحیح ہو گی، اور زکوۃ ادا ہو جائے گی، اور اگر وہ رقم فقیر کے پاس نہیں ہے، بلکہ اس نے خرچ کر دی اور مالک نے اب زکوۃ کی نیت کی تو اس نیت کا اعتبار نہیں ہو گا، اور زکوۃ ادا نہیں ہو گی، البتہ صدقہ کا ثواب ملے گا۔(الشامی،268/2ط سعید)

(31)عورت کے پاس صرف سونا یا چاندی ہو تو زکوۃ کیسے ادا کرے؟

اگر عورت کے پاس صرف ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا صرف ساڑھے باون تولہ چاندی ہو، اور کچھ نقدی وغیرہ نہیں ہو تو اس سونے یا چاندی کا ڈھائی فیصد حصہ دینا لازم ہو گا، چاہے ڈھائی فیصد حصہ بیچ کر اس کی رقم دے یا وہی سونا یا چاندی ڈھائی فیصد زکوۃ میں دیدے۔(ھندیہ،175/1ط رشیدیہ، کوئٹہ)

(32)مہر پر زکوۃ۔

مہر کی رقم یا زیورا گر عورت وصول کرلے اور وہ نصاب کے برابر یا زیادہ ہو، تو سال پورا ہونے پر اس کی ڈھائی فیصد زکوۃ بیوی کے ذمہ لازم ہوگی، چاہے بیوی خود ادا کرے یا اس کی اجازت سے شوہر ادا کرے۔(فتح القدیر، کتاب الزکوۃ،112/2،ط رشیدیہ)

(33)شیئرز پر زکوۃ۔

اگر کسی کمپنی کے شیئرز بیچنے (Trading) کی نیت سے خریدے ہیں، تو شیئرز کی کل موجودہ بازاری قیمت پر زکوۃ واجب ہوگی، اور اگر شیئرز بیچنے(Trading) کی نیت سے نہیں خریدے، بلکہ انھیں مستقل طور پر اپنی ملکیت میں رکھنے کا ارادہ ہے یا صرف منافع (dividend) دینے کے لیے رکھے جائیں، اس صورت میں جس کمپنی کے یہ شیئرز ہوں، اس کمپنی کے اموال (investments) دیکھا جائے گا، جتنے فیصد اس کمپنی کے قابل زکوۃ اموال، مثلاً خام مال وغیرہ ہونگے، ان پر زکوۃ واجب ہوگی، اور جو اموال کارخانہ کی مشینری، فیکٹری، آفس یا دیگر نا قابل زکوۃ اموال پر خرچ ہوئے ہوں، ان پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔(ھندیۃ،1/179-173،ط رشیدیہ)

(34)سید کو زکوۃ دینا، نیز سید کسے کہتے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: "یہ صدقات (زکاۃ اور صدقاتِ واجبہ) لوگوں کے مالوں کا میل کچیل ہیں، ان کے ذریعہ لوگوں کے نفوس اور اموال پاک ہوتے ہیں اور بلاشبہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے حلال نہیں ہے۔(صحیح مسلم(754/2) لہذا سید کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے، اگر سید غریب اور محتاج ہے تو صاحبِ حیثیت مالداروں پر لازم ہے کہ وہ سادات کی امداد زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ کے علاوہ رقم سے کریں اور ان کو مصیبت اور تکلیف سے نجات دلائیں اور یہ بڑا اجر و ثواب کا کام ہے اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کی دلیل ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس عمل کے ذریعہ آپ ﷺ کی شفاعت کی قوی امید کی جاسکتی ہے۔ جن لوگوں کا سلسلۂ نسب حضرت عباس، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت علی یا حضرت حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم تک تحقیقی طور پر پہنچتا ہے اور ان کے نسب نامہ میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے تو وہ سید کہلاتے ہیں، آلِ رسول کی نسبت سے ان کا احترام کرنا ضروری ہے۔(الھندیۃ، 189/1،ط رشیدیہ)

(35)حرام مال کی زکوۃ۔

اگر کسی کا مال خالص حرام ہے تو اس میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی، کیونکہ مالِ حرام کا حکم یہ ہے کہ اگر مالک معلوم ہو تو اس کو واپس کر دیا جائے اور

اگرمالک معلوم نہ ہو تو ثواب کی نیت کے بغیر سارا مال صدقہ کر دیا جائے۔(شامی،5/99ط:سعید)

حرام مال کے ذرائع آمدنی اگر مختلف ہوں،(جیسے: رشوت، چوری، غصب اور سود وغیرہ سے حاصل ہونے والی کمائی) اور حلال و حرام اس طور پر مخلوط ہوں کہ تمیز مشکل ہو، جیساکہ عموماً دیکھنے میں آتا ہے، اس صورت میں اگر وہ مال بقدرِ نصاب ہے، تو ایسے مال کی زکوۃ ادا کرنا ضروری ہوگا، البتہ اگر حلال و حرام اس طور پر مخلوط ہوں کہ تمیز کرنا ممکن ہو، تو حرام مال کی مقدار کا صدقہ کرنا واجب ہے، اور حلال مال کی مقدار پر زکوۃ واجب ہوگی، بشرطیکہ بقدرِ نصاب ہو۔(تاتارخانیہ،2/218،ط قدیمی)

(36) ایڈوانس (Advance) زکوۃ ادا کرنا۔

اگر کوئی شخص سال پورا ہونے سے پہلے زکوۃ کی پیشگی ادائیگی کرنا چاہے تو شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے۔(السنن لابی داؤد، رقم الحدیث:1624،دارالفکر)

(37) زکوۃ کی رقم سے کنواں کھدوانا یا بورنگ کروانا۔

بورنگ اور کنوئیں کی کھدائی میں تملیک نہ پائے جانے کی وجہ سے زکوۃ کی رقم لگانا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے زکوۃ کی رقم لگادی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی، اتنی زکوۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگی۔(هندیة، باب المصرف،،1/189،ط رشیدیہ)

(38) اپنے پارٹنر کی زکوۃ ادا کرنا۔

اگر کسی نے کاروبار میں شریک پارٹنر کی اجازت کے بغیر اس کی طرف سے زکوۃ ادا کردی تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔(الجوهرة النيرة، کتاب الزکوۃ، ص292)

(39) قادیانی کو زکوۃ دینا۔

قادیانی کافر اور زندیق ہیں، اس وجہ سے ان کو دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی، بلکہ ان کو کسی بھی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں ہے۔(هندیة،1/188،ط رشیدیہ)

(40) زانیہ کو زکوۃ دینا۔

اگر کسی نے لاعلمی میں کسی مستحق زانیہ کو زکوۃ دیدی تو زکوۃ ادا ہو جائے گی اور ثواب بھی ملے گا، البتہ علم ہونے کی صورت میں ایسی عورت کو زکوۃ و صدقات نہیں دینا چاہیے، ہاں! اگر اس نے توبہ کرلی ہے اور فقیر ہے تو اس کو زکوۃ و صدقات دینا جائز ہے۔(شامی،2/352،ط سعید)

واللہ أعلم بالصواب